REGD. NO. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۲۰ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ!

حضرت سیدہ ام متین کی طبیعت ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

(پرائیویٹ سیکرٹری)

خاں محمد عبد اللہ خانصاحب کی علالت

عزیزی عبد اللہ خاں کو کل ۲۲ کی شام کو پھر نمونیا کا اثر تیزی سے شروع ہوا۔ بخار بھی بڑھنے لگا مگر شکر ہے کہ شدید حملہ کے آثار کے باوجود جلدی مرض پر قابو پا لیا گیا۔ بخار زیادہ نہیں ہوا۔ مگر کل سے بار بار ضعف ہوتا ہے اور ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں کمزوری بہت ہے۔ علاج جاری ہے احباب سے درخواست ہے کہ دعائے خاص فرمائیں۔

مبارکہ بیگم

مکرم مولوی مسعود احمد صاحب واقف زندگی رپورٹر الفضل بخار سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں!

کشمیر کے مسئلہ کو نپٹانے کیلئے ثالث مقرر کرنیکا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

مسلم کانفرنس کے قائم مقام صدر کا بیان

سیالکوٹ ۲۳ اگست۔ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے قائم مقام صدر اے آر ساغر نے ایک بیان میں کہا جب یہ حقیقت تسلیم کی جاتی ہے کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ غیر جانبدارانہ اور منصفانہ رائے شماری کے ذریعہ وہاں کے عوام ہی کر سکتے ہیں تو پھر ثالث مقرر کرنے کا سوال کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ آپ نے کہا دراصل ہندوستان کشمیر کے عوام کے فیصلہ کو زیادہ سے زیادہ التواء میں ڈالنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اسے خوب معلوم ہے کہ ان کا فیصلہ یقیناً پاکستان کے حق میں ہوگا۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ جنگ بند ہوئے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں مگر ابھی تک کشمیر کمیشن اس گتھی کو سلجھا نہ سکا۔

آخر میں آپ نے کہا مسلم کانفرنس کو پوری طرح علم ہے کہ سرحد کے اس پار جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں اور حالات نازک سے نازک تر ہونے جا رہے ہیں۔

کشمیر میں ثالث کی کامیابی مشکوک ہے

لیک سکس ۲۳ اگست۔ مسٹر نمٹز کے کشمیر کے ثالثی کے سوال پر تبصرہ کرتے ہوئے یہاں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ فلسطین کی مثال سے ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ کشمیر میں بھی ثالث اسی طرح کامیاب ہوگا۔ کیونکہ جس حال میں کشمیر کمیشن ناکام ہو چکا ہے ثالث کی کامیابی قرین قیاس نہیں ہے۔ مزید برآں یہاں فریقین ویسے کمزور نہیں ہیں جیسے کہ فلسطین کے معاملہ میں تھے۔ لیکن ممکن ہے ثالث کی دخل اندازی سے حالات پر اچھا اثر پڑے۔

نتھیا گلی ۲۳ اگست۔ آج خواجہ شہاب الدین نے ایک تقریر میں بتایا کہ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں ابھی مہاجرین کیلئے کافی گنجائش ہے۔ کل خواجہ شہاب الدین کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

کراچی ۲۳ اگست۔ پاکستان حکومت نے کاغذ پر سے کنٹرول اٹھا لیا ہے۔

لاہور ۲۳ اگست۔ مسٹر لیاقت علی خاں نے آج صبح وِمن گارڈ کا معاینہ کیا۔ آپ کل ٹاؤن ہال میں تقریر فرمائیں گی جو ریڈیو سے نشر کی جائے گی۔

ڈھاکہ ۲۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر حمید الحق چوہدری وزیر خزانہ مشرقی پاکستان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جانے والے پاکستانی وفد میں شامل ہوں گے۔ آپ راستے میں انگلستان میں بھی ٹھہریں گے۔

برمی افسر کوئٹہ میں تربیت حاصل کریں گے

کراچی ۲۳ اگست۔ آج برما کے نائب وزیر اعظم نے جو آجکل کراچی میں ہیں ایک بیان میں بتایا کہ پاکستان نے ←

حکومت پاکستان کا کشمیر کمیشن سے مطالبہ

مشترکہ کانفرنس کے سلسلے میں خط و کتابت شائع کر دی جائے

کراچی ۲۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے اتحادی اقوام کے مقرر کردہ کشمیر کمیشن سے درخواست کی ہے کہ ہندوستان و پاکستان کی مشترکہ کانفرنس منعقد کرنے کے سلسلے میں جو خط و کتابت ہوئی تھی اسے جلد شائع کر دیا جائے۔

امیر البحر نمٹز ثالث بننے کیلئے تیار ہیں

لیک سکس ۲۳ اگست۔ امیر البحر مسٹر نمٹز سے جب دریافت کیا گیا کہ آیا واقعی کشمیر کے سلسلے میں ثالث مقرر کرنے پر غور و خوض کیا جا رہا ہے۔ تو آپ نے اس کی تصدیق یا تردید کرنے سے انکار کر دیا۔ مگر آپ نے کہا اگر اس سلسلے میں مجھے ثالث مقرر کرنے کے لئے کہا گیا تو میں بخوشی یہ خدمت سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں۔ اگر اس مسئلہ کو نپٹانے میں میں کوئی خدمت سرانجام دے سکوں تو مجھے ازحد خوشی ہوگی۔

امریکہ اور فلپائن میں گفت و شنید۔ کمیونزم کی روک تھام کی کوشش

واشنگٹن ۲۳ اگست۔ فلپائن کے صدر مسٹر کوئرنو نے اپنے قیام کے دوران میں کمیونسٹوں کے خلاف بحر الکاہل کی یونین بنانے کے متعلق تجاویز پیش کی تھیں۔ ان تجاویز پر اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی ایک خاص کمیٹی غور کر رہی ہے جس کا کام مشرق بعید کی پالیسی میں حکومت امریکہ کو مشورہ دینا ہے۔ آجکل یہاں اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ امریکہ کے ایشیائی پروگرام بنانے والے جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق بعید کو ایک اہم حصہ خیال کرتے ہیں اس حصے کے لئے نئی پالیسی کی ضرورت ہے تاکہ وہاں کے وسیع علاقے میں آزاد طاقتوں کو اور زیادہ مضبوط بنایا جا سکے۔ فی الحال کسی قسم کے فوجی معاہدوں کا ارادہ نہیں ہے۔ لیکن ابھی آزاد دنیا کے لئے کمیونسٹوں کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے پرامن مواقع موجود ہیں۔ امریکہ کا ردعمل ہمدردانہ ہے۔ لیکن ابھی تک وہ تفاصیل معلوم نہیں ہو سکیں کہ بحر الکاہل کی یونین کے لئے فی الوقت کیا عملی قدم اٹھائے جائیں گے۔ چین کے قوم پرستوں کے متعلق قرطاس ابیض پیش کرنے کے بعد سے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی پالیسی میں کافی تبدیلی واقع ہو گئی ہے اور مستقبل قریب میں دیگر نازک حالات کے باعث تعجب انگیز باتیں رونما ہوں گی۔ (داسٹار)

مسٹر لیاقت علی خاں کی تقریر اسلامیہ کالج کی بجائے یونیورسٹی گراؤنڈ میں ہوگی!

لاہور ۲۳ اگست۔ اشاعت دیروزہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ صوبہ مسلم لیگ مغربی پنجاب کے زیر اہتمام ۲۵ اگست کو ۹ بجے شب اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوگا جس میں آنریبل خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان تقریر کریں گے۔ لیکن جگہ کی تنگی کی وجہ سے اب دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۵ اگست ۱۹۴۹ء کو یہ جلسہ اسلامیہ کالج گراؤنڈ کی بجائے یونیورسٹی گراؤنڈ میں شام کے چھ بجے منعقد ہوگا۔ جس میں آنریبل خان لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان اپنے خیالات عالیہ سے حاضرین کو مستفیض فرمائیں گے۔ عامۃ المسلمین سے پرزور استدعا ہے کہ وہ شام کے چھ بجے یونیورسٹی گراؤنڈ میں پہنچ کر اپنے اس قومی اجتماع کو شاندار طریق پر کامیاب بنائیں!

(محمد یامین جائنٹ سیکرٹری صوبہ مسلم لیگ)

ضمنی پٹرول راشن کیلئے درخواستیں

لاہور ۲۳ اگست۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ضلع لاہور کے موٹر والوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ماہ ستمبر ۱۹۴۹ء کے ضمنی پٹرول راشن کے لئے درخواستیں مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۴۹ء سے ۳۱ اگست ۱۹۴۹ء تک ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسر کے دفتر واقعہ ۳۱ بیگم روڈ لاہور میں پہنچنی چاہئیں۔

۲۔ برما کو اخلاقی امداد دے کر بڑی ہمدردی کا ثبوت دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ وہ برمی افسروں کی تربیت کیلئے کوئٹہ فوجی کالج میں انتظام کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا ہند اور برما کے کمیونسٹوں میں گہرا تعلق ہے۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ برمی حکومت کیرنوں کی بغاوت پر قابو پا لے گی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

شیخ مشتاق حسین صاحب کی وفات

یہ خبر جماعت میں بڑے افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ شیخ مشتاق حسین صاحب جو لاہور کے مقامی امیر شیخ بشیر احمد صاحب کے والد محترم تھے آج مورخہ ۲۳ اگست کو صبح کی اذان کے وقت انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم شیخ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور جماعت کے ممتاز مخلصین میں سے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر جب جماعت میں فتنہ پیدا ہوا تو اس وقت محترمی شیخ صاحب مرحوم پشاور میں تھے اور شیخ صاحب وہ پہلے بزرگ تھے جنہوں نے پشاور میں خلافت ثانیہ کی بیعت کی اور اس طرح پشاور جیسے اہم مرکز میں جماعت مبایعین کا ابتدائی بیج بویا۔ شیخ صاحب مرحوم غالباً ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت سے مشرف ہوئے تھے۔ اور پھر خدا کے فضل سے آخر تک اپنے اخلاص اور جذبۂ قربانی میں ترقی کرتے گئے۔ ایسے بزرگوں کی وفات یقیناً ایک جماعتی صدمہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ ہمیں اس بھاری صدمہ میں محترمی شیخ بشیر احمد صاحب امیر مقامی لاہور اور دیگر افراد خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔ شیخ بشیر احمد صاحب موصوف کیلئے گذشتہ دو ماہ کے قلیل عرصہ میں یہ دوسرا صدمہ ہے۔ کیونکہ قریباً پونے دو ماہ ہوئے ان کی والدہ صاحبہ محترمہ کا انتقال ہوا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بھاری صدمہ میں سب افراد خاندان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں اپنے بزرگ والدین کے اوصاف حمیدہ کا وارث بنائے۔ آمین۔ (ادارہ)

قادیان میں ۲ دو مخلص نوجوانوں کی تشویشناک علالت

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم۔اے)

میں اس سے قبل دو دفعہ مجید احمد موٹر ڈرائیور درویش قادیان کی تشویشناک بیماری کے متعلق الفضل میں دعا کی تحریک شائع کرا چکا ہوں۔ قادیان کے تازہ خط سے معلوم ہوتا ہے کہ مجید احمد ابھی تک بدستور بیمار ہے اور ڈاکٹر نے انتڑیوں کی سل تشخیص کی ہے۔ جس کی وجہ سے مجید احمد بے حد کمزور ہو چکا ہے۔ دوست اس مخلص نوجوان کے لئے اپنی دعائیں جاری رکھیں۔

اس کے علاوہ ایک اور نوجوان محمد احمد ولد چوہدری فضل احمد صاحب کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ دماغی عارضہ میں مبتلا ہے اور اس کی حالت بھی فکر پیدا کر رہی ہے۔ یہ بھی ایک مخلص اور خدمت گذار نوجوان ہے۔ اسے بھی دوست اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اس کے علاوہ ابھی تک حفظ امن کا مقدمہ چل رہا ہے اور اس کی آئندہ تاریخ ۲۴ اگست مقرر ہوئی ہے۔ نیز عبدالسلام مہتہ کا مقدمہ بھی زیر تفتیش ہے۔ ان ہر دو مقدمات کے متعلق بھی دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قادیان کے بھائیوں کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۳/۸/۴۹

بابا شیر محمدؐ صاحب مرحومؓ درویش قادیان

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم اے)

جیسا کہ پہلے شائع کیا جا چکا ہے۔ بابا شیر محمدؐ صاحب درویش قادیان میں ۱۷/۸/۴۹ کو وفات پا گئے۔ تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ان کا جنازہ گیارہ بجے قبل دوپہر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغ میں امیر صاحب مقامی نے پڑھا۔ اور پھر بابا صاحب مرحوم کو حافظ نور الٰہی صاحب مرحوم کے پہلو میں مقبرہ بہشتی میں دفن کر دیا گیا۔ بابا شیر محمدؐ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے اور موصی بھی تھے۔ یہ دوسرے درویش ہیں جنہوں نے قادیان میں وفات پائی۔ میں نے ان کی عمر کا اندازہ نوے لکھا تھا۔ مگر قادیان سے آمدہ خط میں ۱۱۰ سال کا اندازہ درج ہے۔ ممکن ہے کہ اس اندازہ میں کچھ غلطی ہو۔ لیکن بہر حال بابا شیر محمدؐ صاحب ایک بہت معمر بزرگ تھے اور ان کی عمر ۱۰۰ سال کے لگ بھگ تو ضرور ہوگی۔ مجھے ان کے بیٹے میاں غلام محمدؐ صاحب کا موجودہ پتہ معلوم نہیں۔ اگر کسی دوست کو معلوم ہو تو انہیں ان کے والد صاحب کی وفات کی اطلاع پہنچا دی جائے۔ سنا ہے کہ وہ جہلم میں رہتے ہیں۔ میری طرف سے انہیں ہمدردی کا پیغام بھی پہنچا دیا جائے۔ وکل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذی الجلال والاکرام۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۳/۸/۴۹

"جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے۔ اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے" (الفضل ۷ جولائی ۱۹۴۲ء)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ — کا — نواں سالانہ اجتماع

۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر سال اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرتی رہی ہے۔ قادیان میں آخری اجتماع اکتوبر ۱۹۴۶ء میں ہوا تھا۔ اس کے بعد ۱۹۴۷ء و ۱۹۴۸ء میں حالات کے سازگار نہ ہونے کی وجہ سے اجتماع نہ ہو سکا۔ اب جبکہ جماعت احمدیہ کا ایک اور مرکز بن چکا ہے خدام الاحمدیہ کا اجتماع بھی وہیں منعقد کیا جا رہا ہے تا خدام اپنے مرکز میں جمع ہوں اور اپنے فرائض سے آگاہ ہو کر آئندہ کیلئے نئی امنگ و نئے ارادے اپنے ہمراہ لے جائیں۔

خدام الاحمدیہ کا یہ اجتماع اپنی تعداد کے لحاظ سے نواں ہے۔ لیکن پاکستان میں یہ پہلا اجتماع ہے۔ جو ربوہ میں ۳۰-۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۴۹ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ ان دنوں محرم کی تعطیلات کی وجہ سے تمام سرکاری اداروں میں تعطیلات ہوں گی اور ہر جگہ سے خدام بکثرت جمع ہو سکیں گے۔ اجتماع کے پروگرام کے مندرجہ ذیل حصے قابل ذکر ہیں۔ ان کیلئے خدام کو پوری طرح تیار ہو کر آنا چاہیے۔

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ — صدر مجلس کا انتخاب — علمی مقابلے — اخلاقی مقابلے ورزشی مقابلے — اور ان سب سے اہم چیز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی روح پرور تقریر — تلقین عمل — خدمت خلق کے عملی مظاہرے وغیرہ۔

اجتماع کی خصوصیات میں سے بعض یہ ہیں۔ خیموں میں رہائش۔ زمین پر سونا۔ چنے کا ناشتہ اور تین اور ۲۴ گھنٹے کی مصروفیات۔ تنظیم کا مظاہرہ۔

اجتماع میں شمولیت کے لئے خدام خیمے کا سامان ہمراہ لائیں۔ تفصیلہ معہ سامان (جس کی تفصیل آئندہ اشاعتوں میں دی جائے گی۔) ہر خادم کے پاس مکمل ہونا چاہیئے۔ موسم کے مطابق بستر ساتھ ہو۔ امید ہے کہ تمام مجالس خدام الاحمدیہ ابھی سے اس کے متعلق پوری تیاری شروع کر دیں گی۔ اور اپنے موجودہ دور کے پہلے اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اسے کامیاب بنائیں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

خاکسار محبوب عالم خالد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ڈاکخانہ ربوہ کے متعلق ایک غلط فہمی

کل کے الفضل میں ناظر بیت المال کی طرف سے اعلان ہوا تھا کہ ربوہ کا ڈاکخانہ کھل گیا ہے یہ اعلان ایک غلط فہمی پر مبنی تھا حقیقت یہ ہے کہ ۱۹ اگست بروز جمعہ ڈاکخانہ کھلنے والا تھا۔ مگر سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈاکخانہ جات ضلع جھنگ کے تشریف نہ لانے کی وجہ سے ۱۹ تاریخ کو نہیں کھل سکا۔ اب امید ہے کہ انشاء اللہ ربوہ کا ڈاکخانہ بہت جلد کھل جائے گا۔ بلکہ بعید نہیں کہ اس اعلان کے چھپتے چھپتے ہی کھل جائے۔ کیونکہ محکمانہ منظوری ہو چکی ہے اور ہماری طرف سے عمارت بھی تعمیر کی جا چکی ہے

خاکسار مرزا بشیر احمد لاہور ۲۳/۸/۴۹

احمدی شہدا کی فہرست درکار ہے

احباب جماعت توجہ فرمائیں!

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

گذشتہ ۱۹۴۷ء کے قیامت خیز طوفان میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا جانی نقصان نسبتاً بہت کم ہوا۔ تاہم جیسا کہ اس قسم کے عام ہنگامہ میں ہوا کرتا ہے کئی احمدی افراد شہید ہوئے اور خود مرکز سلسلہ یعنی قادیان میں بھی بعض لوگوں نے ان فسادات میں شہادت پائی۔ چونکہ ایسے دوستوں کے اسماء مرتب کر کے محفوظ کر لینے ضروری ہیں اور سلسلہ کی تاریخ کا ایک اہم ورق ہے اس لئے احباب جماعت کو تحریک کی جاتی ہے کہ ان کے علم میں جو جو احمدی افراد (مرد۔ عورت۔ اور بچے بوڑھے) گذشتہ فسادات میں شہید ہوئے ہوں۔ ان کی فہرست مرتب کر کے خاکسار راقم الحروف کو ارسال فرما دیں۔ میری دانست میں احمدی شہداء کی سب سے بڑی تعداد ریاست پٹیالہ سے تعلق رکھتی ہے اور نسبتی لحاظ سے سب سے کم لوگ قادیان میں شہید ہوئے۔ البتہ ضلع گورداسپور کے بعض دوسرے مقامات مثلاً موضع ونجواں اور موضع فیض اللہ چک میں احمدی شہداء کی تعداد کافی رہی ہے۔ اسی طرح اضلاع جالندھر اور ہوشیارپور میں بھی غالباً یہ تعداد زیادہ ہوگی۔ بہر حال جس جس جگہ احمدی شہید ہوئے ہوں وہاں کے دوستوں کو چاہیئے کہ یہ فہرست جلد مرتب کر کے مجھے بھجوا دیں۔ اس فہرست میں ذیل کے کوائف درج کئے جائیں۔ (۱) نام شہید (۲) ولدیت (۳) سکونت (۴) ضلع (۵) تاریخ شہادت اگر یاد ہو اور (۶) مختصر کوائف شہادت اگر معلوم ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوست اس تاریخی ریکارڈ کی تکمیل کی طرف کما حقہ توجہ دے کر ممنون فرمائیں گے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

روزنامہ الفضل ——— لاہور
۲۴ اگست ۱۹۴۹ء

یقین محکم سب سے کاری ہتھیار ہے

ہم یہ بات کوئی فخر جتانے کے لئے نہیں عرض کر رہے۔ بلکہ اظہار حقیقت الامر کے علاوہ ہمارا مدعا دوسروں کو تحریص اور ترغیب دلانا بھی ہے کہ جماعت احمدیہ اگرچہ ایک چھوٹی سی اور غریب جماعت ہے۔ مگر فی زماننا اس نے تبلیغ اسلام میں اتنا بڑا جہاد کر کے دکھایا ہے۔ کہ وہ لوگ جو اعتقاداً جماعت احمدیہ سے دلی عناد رکھتے ہیں ان کو بھی بے اختیار شہادت دینی پڑی ہے کہ آج مسلمانوں کی کوئی جماعت احمدیہ جماعت کے برابر تو کیا نصف نصف تو کیا پاسنگ بھی اپنا کام پیش نہیں کر سکتی۔

ہم نے الفضل کے ان کالموں میں مسلمانان عالم خاصکر علماء کی توجہ اس اہم کام کی طرف بارہا دلائی ہے۔ اور بارہا یہ امر مضبوط دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے کہ اس وقت مسلمانان عالم کی نجات اور دوبارہ فتح ونصرت کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ ذریعہ وہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بتایا ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور علمائے حق نے اپنے عمل سے ثابت کیا ہے۔ اور وہ ذریعہ ہے اول تبلیغ دوم تبلیغ سوم تبلیغ تا حد شمار۔

جماعت احمدیہ اپنے پیدائش کے روز سے اسی فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہے۔ اور اس نے اس جہاد کبیر میں اپنا تن من دھن لگا دیا ہے۔ اس نے تبلیغ کا ہر ممکن طریقہ اختیار کیا۔ اور ہر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ جو لوگ الفضل میں ہماری تبلیغی رپورٹیں پڑھتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس جماعت کے فعال مبلغ اس وقت تمام دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور بڑے بڑے باطل کے قلعوں میں گھس کر اپنا کام کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور اسکے ذرائع نہایت محدود ہیں۔ یہ اپنی مالی اور جسمانی وسعت سے بڑھ کر کام کر رہی ہے۔ لیکن باطل کا سمندر اتنا بڑا ہے۔ کہ سوچا جائے تو معلوم ہو کہ جماعت احمدیہ ابھی اس سمندر میں صرف ایک انگلی ہی ڈبو سکی ہے۔ بحر ذخار تمام کا تمام ابھی اچھوت پڑا ہے۔ اور جس کو ماپنے کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں انسانوں کی ضرورت ہے اور کروڑوں نہیں اربوں ارب سنگھیوں اور بوریوں کی ضرورت ہے:

اس وقت ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے باوجود اپنی کمزوری کے اتنا بڑا جہاد کیا ہے۔ تو اگر دوسرے مسلمان بھی کمر ہمت باندھ لیں۔ تو وہ کیا کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمارے علماء جب ان سے تبلیغ کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو طرح طرح کے عذرات پیش کرتے ہیں۔ کبھی مالی کمزوری کبھی وسائل کی قلت۔ اور کبھی کوئی اور عذر کر دیا جاتا ہے۔ ہم عرض کرتے ہیں کہ جب جماعت احمدیہ نے کام شروع کیا تھا تو اسکے پاس کونسے خزانے تھے۔ اس کے پاس کونسی سہولتیں تھیں اور آج بھی اگر غور سے دیکھا جائے۔ اور ہمارے فنڈز اور اخراجات کا جائزہ لیا جائے۔ تو معلوم ہو گا کہ ہماری جماعت کے پاس دنیاوی لحاظ سے اتنا بھی سرمایہ نہیں جتنا صرف ایک عیسائی مشن کے پاس ہوتا ہے۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ عیسائی دنیا اپنے تبلیغی مشنوں پر کتنا روپیہ صرف کر رہی ہے۔ آج دنیا کے چپہ چپہ پر عیسائی مشنوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ لاکھوں مشنری ان مشنوں میں کام کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی یہ حالت ہے جیسی کہ اس چراغ کی جو دور سے گھپ اندھیری رات میں ٹمٹما رہا ہو۔

کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے کہ اس کے باوجود کہ عیسائی مشنوں نے دنیا کے چپہ چپہ پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اس کے باوجود کہ عیسائی مشن سالانہ کروڑوں پونڈ اور ڈالر خرچ کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود کہ عیسائی مشنوں میں لاکھوں پادری کام کر رہے ہیں۔ اور اس کے باوجود کہ عیسائی مشنوں کی پشت پر امریکہ برطانیہ فرانس وغیرہ بڑی بڑی اقوام کی سیاسی فوجی اور مالی طاقت ہے۔ پھر جماعت احمدیہ اپنی بے بساطی اور کم بضاعتی کے باوجود دنیا کے انچ انچ پر اتنی بڑی طاقت سے ٹکر لے رہی ہے۔ اور ہر جگہ ان کو شکست پر شکست دے رہی ہے۔ ہمارے مبلغین جن کو اگر سچ پوچھو تو پیٹ بھر کر روٹی بھی نہیں مل رہی۔ یہی نہیں بلکہ بعض ان میں ایسے بھی ہیں جو اپنا پیٹ بھی پالتے ہیں۔ اور مشن کا خرچ بھی خود ہی پیدا کرتے ہیں۔ یہ ہمارے مبلغین بڑے بڑے مشنوں سے خود ان کے گھر میں جا جا کر حملہ کرتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے کامراں ہو رہے ہیں۔ نہ صرف ہماری رپورٹیں اس پر شاہد ہیں بلکہ خود دشمنان اسلام پادریوں کی رپورٹیں اس کی تصدیق کرتی ہیں۔

اس لحاظ سے کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور کمزور سی جماعت ہے۔ اس کا کام چھوٹا سا کام نہیں ہے۔ اس کی ہمت کمزور نہیں کہی جا سکتی۔ اس کا اثر آج تمام دنیائے باطل محسوس کر رہی ہے۔ نہ صرف ہندوؤں کی تبلیغی جماعت آریہ ہی اس سے خائف ہے بلکہ مغرب کے بڑے بڑے جغادری پادری بھی اس سے لرزاں ہیں

آخر اس کی وجہ کیا ہے کہ ایک طرف تو مسلمانوں کی کوئی جماعت اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کے مقابل صفر کے برابر بھی اپنا کام نہیں دکھا سکتی۔ تو دوسری طرف دشمنان اسلام کی صفوں میں کھلبلی مچ رہی ہے۔ اور وہ اس چھوٹی سی اور کمزور سی جماعت سے خائف ولرزاں نظر آتے ہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی وجہ اخبار الفتح مصر کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ "جماعت احمدیہ کے پاس اسلام کے محکم دلائل ہیں۔" جن کے سامنے پادری اس طرح فرار ہوتے ہیں کہ جس طرح لاحول سے شیطان۔

چند ماہ ہوئے پادری زویمر سے جو امریکہ کا عظیم الشان پادری ہے ہمارے مبلغ نے کچھ بات چیت اس کے گھر میں جا کر کی تھی۔ پادری صاحب نے ہمارے مبلغ کے دلائل سنکر جھنجھلا کر جواب دیا کہ اگر وفات مسیح ثابت ہو جائے تو عیسائیت کا کچھ بھی نہیں رہتا۔" اور حقیقت بھی یہی ہے۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔ "عیسائیوں کے خدا کو مار دو تا کہ اسلام زندہ ہو۔" یہ بات ہم نے صرف ایک مثال کے طور پر پیش کی ہے۔ ورنہ

احمدی مبلغ دنیا میں اپنی رگوں میں ایک نئے اور تازہ خون کی تڑپ لے کر نکلتا ہے۔ وہ باطل کی خس وخاشاک پر ایک شرارہ بلکہ ایک انگارہ بن کر گرتا ہے۔ جس کے گرنے سے سب کچھ بھسم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اگر احمدی مبلغ افریقہ میں بر وقت نہ پہونچ جاتا۔ تو یہ براعظم سراپا ایک تاریکی سے نکلکر دوسری تاریکی یعنی عیسائیت کی آغوش میں چلا جاتا۔ اگر ہمارا مبلغ یورپ اور امریکہ کی وادیوں میں اذانیں دینا نہ شروع کر دیتا۔ تو آج مغربی تہذیب کے بادلوں میں روپہلی جھالر جو ہم دیکھ رہے ہیں نظر نہ آتی۔ بے شک ابھی کچھ بھی نہیں ہوا لیکن جو کچھ بھی ہوا ہے وہ اس عظیم الشان تعمیر کی بنیاد کی پہلی اینٹ ضرور ہے۔ جسکو اگر مسلمان چاہیں تو محکم ومضبوط بنیاد [illegible] اس پر اس تعمیر کی تکمیل کر سکتے ہیں۔

ہمیں اس بات پر قطعاً فخر نہیں ہے۔ کیونکہ جو کچھ خدمت اسلام ہم سے اس وقت بن آئی ہے وہ سب اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ہی۔ اور جو کچھ آئندہ ہم سے بن آئے گا۔ وہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم کا یہی بھروسہ ہے جو دراصل اس بات کا جواب ہے۔ کہ جماعت احمدیہ باوجود اپنی دنیاوی کمزوریوں کے کیوں اتنی کامیاب ہے۔ سچی بات تو یہی ہے کہ یہ تمام اللہ تعالےٰ کا فضل وکرم ہے [illegible] ورنہ ہماری بساط ہی کیا ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل وکرم ہی ہے کہ اس نے اس جماعت کو ایک نئی اور فعال زندگی عطا کی ہے۔ ایک تازہ روح اس کے بدن میں پھونکی ہے۔ یہی تازہ اور نئی روح ہے۔ جو اسے اپنوں اور بیگانوں کی مخالفتوں کے باوجود میدان تبلیغ میں آگے سے آگے لے جا رہی ہے۔ اس تازہ اور نئی زندگی نے اس کے ایمان کو وہ استحکام بخشا ہے۔ کہ جو عظیم الشان کارناموں کی ضامن اور شرط اول ہے۔ وہ ایمان جو بقول اقبال ممولوں کو شہبازوں سے نبرد آزما کر دیتا ہے۔

جماعت احمدیہ کو یہ نئی اور تازہ زندگی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ عطا کی گئی ہے۔ اس کو یہ یقین محکم اللہ تعالےٰ کے اس فرستادہ پر ایمان لانے سے نصیب ہوا ہے لیکن یہ ہمارا اعتقاد ہے یہ ہمارا ایمان ہے۔ ہم نے اس ایمان سے فائدہ اٹھایا ہے۔ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ ہماری طرح سب دنیا اس دولت ایمانی سے مالامال ہو جائے۔ تا کہ سب کے دلوں میں وہی ہیجان وہی سرگرمی نہیں۔ وہی جنون پیدا ہو جو یقین محکم کی جان ہے۔ اور جو یقین محکم عظیم الشان مہمات کو سر انجام کرنے کے لئے ضروری ہے۔ یہ ہماری دلی خواہش ہے۔ لیکن اگر آپ ایسا یقین کسی اور طریقہ سے حاصل کر سکتے ہیں تو نہ سہی۔ لیکن یہ یاد رکھیئے کہ میدان تبلیغ میں نکلنے کے لئے جس کاری ہتھیار کی اولین ضرورت ہے۔ وہ قوت بازو سے مل سکتا ہے نہ حکومت سے اور نہ مال ودولت سے وہ کاری ہتھیار صرف اور صرف یقین کامل ہے۔ اگر ساری دنیا کے خزانے بھی آپکی پشت پر ہوں۔ اور یہ چیز نہ ہو۔ تو آپ اس میدان میں فتح نہیں پا سکتے۔ لیکن اگر صرف یہ ہتھیار آپکے پاس ہو۔ اور آپکے پاس اور کچھ بھی نہ ہو۔ تو آپ ضرور ایک نہ ایک دن کامیاب ہوں گے

جب حضرت علی ہجویری علیہ الرحمۃ یا خواجہ اجمیری علیہ الرحمۃ ہند کے جنگلوں میں آئے تھے تو ان کے پاس سوائے اسی ہتھیار کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔ لیکن ان نادار درویشوں نے جو اسلام کا کام کیا۔ اسکے مقابلہ میں ان لوگوں کا کام کیا ہے جو بڑی بڑی فوجیں جلو میں لے کر یہاں داخل ہوئے تھے۔ ان لوگوں کا کام ان درویشوں کے مقابلہ میں صفر کے برابر بھی نہیں ہے۔ اس لئے اگر آپ تبلیغ اسلام کا ولولہ دل میں رکھتے ہیں تو کسی دنیاوی طاقت کی امداد کا انتظار نہ کریں۔ انتظار کرتے کرتے یہ دن آجتک یونہی انتظار کرتے گذرے۔

تلوار کی نوک اور اصلاح

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا

(۲)

میں حیران ہوں کہ مودودی صاحب نے جس بات پر زور دیا۔ اور جس امر پر اس کی بنیاد رکھی۔ اسے دوسرے موقعہ پر انہوں نے خود ہی باطل کر دیا۔ وہ یہی فرماتے ہیں کہ جب تلقین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناکامی ہوئی۔ تو طبائع کے فساد دور کرنے اور روحوں کی کثافت کے ازالہ کے لئے "نوک سنان" سے کام لیا گیا۔ اور تلوار کی نوک نے قلبہ رانی کا کام سرانجام دیا۔ مگر جب یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ عرب لوگوں میں لوٹ مار کی عادت تھی۔ اور اسی وجہ سے وہ جنگوں میں حصہ لیتے تھے۔ اور اسی عادت قدیمہ کے ماتحت جب وہ ایمان لائے۔ تو انہوں نے لوٹ مار کو جاری رکھنے کے لئے جنگیں لڑیں تو مودودی صاحب وہاں دیکھئے کیا عجیب جواب فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ "اسلام کے لئے یہ ناممکن ہوگی۔ کہ اس صدیوں کی متوارث ذہنیت کو دفعتہً بدل دے۔ ا سے جن نومسلم عربوں کی اصلاح کرنی تھی۔ ان کا یہ حال تھا کہ بلا ارادہ جبلی طور پر غنیمت کی طرف کھینچے جاتے تھے۔ اور میدان جنگ میں اموال کو دیکھ کر ضبط نہ کر سکتے تھے" (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۲۰۹)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

"غنیمت کا شوق ایک فطری جذبہ تھا جو صدیوں کی روایات سے طبیعتوں میں اس قدر راسخ ہو چکا تھا کہ کسی انسانی جماعت حتیٰ کہ صحابۂ کرام جیسی مقدس اور متاع دنیا کو حقیر جاننے والی جماعت کے لئے بھی اسکے اثرات کو دل و دماغ سے محو کر دینا غیر ممکن تھا۔ جب حال یہ تھا تو ایک حکیمانہ مذہب جو فطرت سے جنگ نہیں بلکہ اس کی اصلاح کرنا چاہتا تھا۔ اس سے بہتر طریقہ اور کیا اختیار کر سکتا تھا کہ نفس غنیمت کو حلال کر دیتا۔ اور بالواسطہ طریقوں سے اس کے شوق کو گھٹانے اور اس کے حدود کو کم کرنے کی کوشش کرتا۔"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۲۱۰)

ہم کہتے ہیں کہ اگر واقعی تلوار کی نوک قلبہ رانی کا کام دے سکتی تھی۔ طبائع کے فسادوں کو دور کر سکتی تھی۔ اور روحوں کو ان کی کثافت اور غلاظت سے صاف کر سکتی تھی۔ تو یہاں اس تیز نوک سے کیوں کام نہ لیا گیا۔ کیوں اس سے اس صدیوں کی متوارث بری عادت کا قلع قمع نہ کیا گیا۔ اور کیوں اسلام نے ان کے سامنے اپنے ہتھیار ڈالنا ہی غنیمت سمجھا۔

پھر ایک یہ بھی سوال ہے کہ وہ بالواسطہ طریقے کونسے تھے جن سے اسلام نے کام لے کر غنیمت کے شوق کو گھٹانے اور اسکے حدود کو کم کرنے کی کوشش کی۔ مودودی صاحب خود اس کا جواب فرماتے ہیں کہ:-

"اسلام نے غنیمت کی معنوی قیمت اس قدر گرا دی۔ کہ دین داروں میں حصول غنائم کا شوق ہی باقی نہ رہا۔ پہلے کہا کہ ہر شخص غنیمت حاصل کرنے کی نیت سے جنگ کریگا۔ اس کو جہاد کا ثواب نہیں ملیگا..... پھر... بتایا کہ جو شخص دنیا میں اپنی جنگ کا فائدہ حاصل کرلیگا۔ اس کے لئے آخرت کا ثواب کم ہو جائے گا...... اس تعلیم نے مسلمانوں میں مال غنیمت کی آرزو سے بڑھ کر ثواب آخرت کی تمنا پیدا کر دی۔"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۲۱۱-۲۱۲)

خلاصہ یہ کہ اسلام نے تعلیم اور وعظ و نصیحت سے کام لے کر مسلمانوں کی اس ناجائز عادت کو اکھیڑ پھینکا۔ پس گو مودودی صاحب نے اپنی کتاب جہاد فی سبیل اللہ میں تبلیغ کے متعلق ایک حقارت آمیز رنگ اختیار کیا ہے۔ مگر ان کا دل اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ جو کام تبلیغ کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ وہ تلوار کے ذریعہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

صلح حدیبیہ کے متعلق اوپر عرض کیا جا چکا ہے اس زمانہ کے بعد جب خلافت عباسیہ تباہ ہوئی اور حکومت تاتاریوں کے ہاتھ میں چلی گئی۔ تو مسلمانوں نے ہمت اور کوشش سے کام لیا۔ اور اسی طرح تبلیغ و دعا کو استعمال کیا۔ جس کی برکت سے چالیس سال تک پھر دوبارہ وہ حکومت مسلمانوں کے ہاتھ میں آگئی۔

پس جہاد بالسیف وہ اثر پیدا نہیں کر سکتا جو جہاد بالقرآن کے ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے جہاد بالسیف کو جہاد اصغر یعنی سب سے چھوٹی قسم کا جہاد قرار دیا گیا ہے (تفسیر کبیر رازی جلد ۶ صفحہ ۱۹۱) اور جہاد بالقرآن کو اللہ تعالیٰ نے جہاد کبیر بڑا جہاد قرار دیا ہے (سورۃ فرقان ع ۵) فرمایا وجاھدھم بہ جہاداً کبیراً کہ قرآن کریم کے ذریعہ جہاد کبیر کا فریضہ ادا کرو۔ حضرت امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں

فالجهاد بالحجة والدعوة الى دلائل التوحيد اكمل اثاراً من القتال (جلد ۴ صفحہ ۵۰۰)

یعنی دلائل کے ذریعہ جہاد کرنا جنگ کی نسبت نتائج کے لحاظ سے زیادہ اچھا اور کامل ہے۔ پس جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اسلام کی اشاعت میں تلوار کا بھی حصہ ہے۔ اور وہ قلبہ رانی کا کام دیتی ہے یہ ایک بودا اور لغو خیال ہے۔ بلکہ اسلام پر ایک ظلم ہے۔ جو لوگ اسلام سے ناواقف ہیں اور دلائل کی تیز تلوار سے خالی ہاتھ ہیں۔ وہ تو مودودی صاحب کے اس نظریہ کو پڑھ کر شائد اس کی داد دیں گے۔ مگر جن لوگوں کو خدا نے اسلام کی سمجھ دی ہے جنہیں بصیرت حاصل ہے۔ جن کے پاس دلائل کا قیمتی ذخیرہ ہے۔ اور جن کے دل نور یقین سے پر ہیں وہ جانتے ہیں کہ حقیقی فتح دلائل ہی سے حاصل ہو سکتی ہے اور اسلام اب بھی اگر غالب آ سکتا ہے۔ تو صرف اور صرف اسی تیز ہتھیار سے جس کا مقابلہ دنیا کا کوئی مذہب نہیں کر سکتا۔

مودودی صاحب نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ چونکہ اسلام ظلم کو مٹانا چاہتا ہے۔ اور عدل اور حق پرستی کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے تلوار کی نوک کو استعمال کرنا اس کے لئے لابدی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کافر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیوں نہیں کرتے تھے۔ کیا اس لئے کہ وہ یقین رکھتے تھے کہ اسلام اور صاحب اسلام ان کا حقیقی خیر خواہ ہے۔ اور وہ عدل و انصاف اور حق پرستی کا حامل ہے۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ اس لئے آپ کی مخالفت کرتے تھے۔ کہ وہ آپ کو اپنا بدخواہ اور دشمن سمجھتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

قالوا ان محمد یدعونا الی عبادة نفسه (تفسیر کبیر جلد ۷ صفحہ ۴۳۳)

کہ وہ کافر کہتے تھے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم سے یہ چاہتا ہے۔ کہ ہم اس کی عبادت کریں۔

اب گو ان کا یہ خیال تھا مگر کیا ان کا یہ خیال تھا کہ انہیں تلوار کی نوک سے اس خیال سے پاک کیا جاتا۔ کیا تلوار میں یہ طاقت ہے۔ کہ وہ انسان کے اندر کے مفاسد کو دور کر سکے۔ اور روحانی کثافتوں کو بدل سکے۔ اگرچہ مودودی صاحب کا ایک حوالہ پیش کیا جا چکا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ تلوار کی اس طاقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ مگر ایک دوسری جگہ تلوار کی اس طاقت سے انکار بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ اصلاح کے پہلو کے متعلق خامہ فرسائی فرماتے ہیں تو بوضاحت اقرار کرتے ہیں۔ کہ

"دوسری حیثیت میں وہ (اسلام) قلوب کا تزکیہ کرنے والا اور ارواح کو پاک صاف کرنے والا حیوانی کثافتوں کو دور کر کے بنی آدم کو اعلےٰ انسان بنانے والا ہے جس کے لئے تلوار کی دھار نہیں بلکہ ہدایت کا نور درست و پا کا اختیار نہیں۔ بلکہ دلوں کا جھکاؤ اور جسموں کی پابندی نہیں بلکہ روحوں کی اسیری درکار ہے۔" (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۲۵)

پس عربوں کے اس اور اس جیسے دیگر خیالات کو دور کرنے کے لئے صرف ایک ہی ذریعہ تھا۔ جس سے قلوب کے رنگ دھل گئے۔ سینوں کے اندھیرے دور ہوئے ظلمات کے بادل چھٹ گئے۔ اور وہ پاک اور صاف فضا پیدا ہو گئی۔ جس میں نئی سعید روحیں پناہ گزین ہوئیں۔ اور اب بھی اگر رنگ دھل سکتے ہیں۔ سینے منور ہو سکتے ہیں۔ اور ظلمات کے بادل چھٹ سکتے ہیں۔ تو صرف اور صرف اسی ذریعہ سے۔

ایک اور بات بھی قابل غور ہے مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ

"اسلام کی دو حیثیتیں ہیں ایک حیثیت میں وہ دنیا کے لئے اللہ کا قانون ہے۔ اور دوسری حیثیت میں وہ نیکی اور تقوے کی جانب ایک دعوت اور پکار ہے۔" صفحہ ۱۲۵

اور ان کا یہ خیال ہے کہ پہلی حیثیت سے قوت و طاقت کے استعمال کی ضرورت ہے۔ کیونکہ قانون جو ہوا اور خواہ دنیا کی کوئی قوم راضی ہو یا راضی نہ ہو۔ اسے اس قانون پر چلنے کے لئے مجبور کیا جائے گا۔

اس کے متعلق عرض ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اسلام کے متعلق فرمایا ہے اکملت لکم دینکم (المائدہ) کہ میں نے تو دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اس میں اسلام کی دونوں حیثیتوں کا ذکر ہے۔ پھر فرمایا کہ لا اکراہ فی الدین کہ دین کے متعلق جبر جائز نہیں۔ اس میں بھی اسلام کی دونوں حیثیتوں کا ذکر ہے۔ اور قرآن کریم میں ان دونوں حیثیتوں کو کہیں بھی الگ الگ نہیں کیا گیا۔ یعنی کہ آیت لا اکراہ فی الدین سے پہلی حیثیت کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا گیا۔ پس اسلام کا کوئی حصہ لا اکراہ فی الدین کے دائرہ سے خارج نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے وہ لوگ جو اسلامی حکومت میں ذمی کہلاتے ہیں۔ اسلام کے تمام قوانین کے پابند نہیں ہوتے۔ اسلام کا قانون شراب نوشی سے روکتا ہے اور خنزیر کھانے کو حرام قرار دیتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں چیزیں اخلاق کے لئے زہر ہیں۔ مگر اسلام انہیں اپنے ان قوانین پر عمل کرنے کا جبری حکم نہیں دیتا بلکہ مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ

"اگر کوئی مسلمان ان کی شراب یا ان کے خنزیر کو تلف کر دے۔ تو اس پر ضمان لازم آئے گا۔" (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۲۴۱)

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ کالم اول)

تاریخ اسلام کا پہلی دفعہ ہونیوالا عظیم الشان واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر واضح دلیل

(از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ)

قرآن مجید میں آخری زمانہ کی ایک علامت آئت واذا العشار عطلت میں بیان ہوئی ہے۔ احادیث نبویہ میں اسی آئت کی تشریح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے ظہور کے زمانہ کا ایک نشان یوں بیان فرمایا۔ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا (مسلم شریف) کہ اس زمانہ میں تیز رفتاری کے لئے اونٹ مستعمل نہ ہوں گے۔ یعنی اس زمانہ میں نئی نئی تیز رفتار سواریاں ایجاد ہو جائیںگی اور اونٹ اس غرض کے لئے استعمال نہ کئے جائیںگے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی اس زمانہ میں پوری شان سے پوری ہو گئی ہے اور اس کے پورا ہونے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہو رہی ہے۔

اونٹوں کی تیز رفتاری کا عربوں سے بڑا تعلق ہے۔ اس زمانہ میں دنیا کے متمدن ممالک میں ریل موٹر۔ اور ہوائی جہازوں وغیرہ کی وجہ سے سرعتِ رفتار کے لئے اونٹ کی طرف کوئی دیکھتا بھی نہیں۔ عربستان میں اونٹ ماضی قریب تک "صحرا کا جہاز" ثابت ہوا ہے۔ حج کے لئے بالعموم اونٹوں پر سفر کرنا سریع رفتار سفر شمار ہوتا تھا۔ مگر ہمارے اس زمانہ میں جبکہ ایک طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو دوسری طرف خاص حج کے لئے سرعت رفتاری کے لئے اونٹوں کی بجائے دوسری سواریاں استعمال ہونے لگیں۔ ہر انصاف پسند مومن کی نظر میں یہ واقعات جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر دلیل ہیں وہاں ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی بھی آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت ہے۔

اس سال حج کے موقعہ پر اسلام کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مکہ شریف سے مناسک حج کا بذریعہ ریڈیو اعلان کیا جائیگا۔ سلطان ابن سعود اس تقریب کا افتتاح فرمائینگے۔ اس سال دنیائے اسلام کے ہر شہر میں حج کے موقعہ کی عبادات اور دیگر خطبہ جات وغیرہ سنے جائینگے اور لاکھوں کروڑوں انسان اپنے اپنے شہروں میں اس مقدس تقریب میں ایک رنگ میں شریک ہو جائینگے اس غیر معمولی اور دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہونے والے واقعہ کا ذکر اخبارات میں بڑے اہتمام سے شائع ہوا ہے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" لاہور کی اشاعت مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۴۹ء میں اس مفصل خبر کے ضمن میں مندرجہ ذیل الفاظ بھی شائع ہوئے ہیں۔

"In olden Times Pilgrims Traveled To Mecca on Foot, on jolting Camels And in ships driven by the wind, Nowadays, Pilgrims each year travel to Mohammeds birth-place in Fast ships, trains and motor cars, and in some few cases by aeroplane."

ترجمہ:۔ پرانے زمانوں میں حاجی لوگ مکہ کا سفر پیدل کرتے تھے یا جھولنے والے اونٹوں پر یا بادبانی کشتیوں میں سفر کرتے تھے مگر اس زمانہ میں ہر سال حجاج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش (مکہ شریف) کا سفر تیز رفتار جہازوں میں، ریلوں میں اور موٹر کاروں میں کرتے ہیں اور بعض لوگ ہوائی جہازوں میں بھی سفر کرتے ہیں"۔

ان واقعات اور اس اقتباس کو ذکر کرکے خدا ترس مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی فعلی شہادت پر غور کریں کیا واقعات گواہی نہیں دے رہے کہ مسیح موعود کا یہی زمانہ ہے؟ تبلائیے ان حالات میں آپ کے پاس بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے اس اعلان کا کیا جواب ہے کہ:۔

"قرآن نے میری گواہی دے دی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری گواہی دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ یہی زمانہ ہے اور قرآن بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کرتا ہے کہ یہی زمانہ ہے میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی اور زمین نے بھی" (تحفۃ الندوہ صفحہ ۶)

اے کاش کہ لوگ زمانہ اور اس کے واقعات پر خشیت اللہ سے نگاہ ڈالیں۔ تب انہیں یقین کرنا پڑیگا کہ یہی مسیح موعود کے آنے کا زمانہ ہے جس میں بانی سلسلہ احمدیہ نے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ فرمایا۔ بروقت دعویٰ خود ایک دلیل صداقت ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ ع وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت

تبلیغ کے لئے زرّیں ہدایات

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

مرتبہ:۔ عبد الحمید صاحب آصف

۱۔ مومن کو جلدی اپنی جگہ کو چھوڑنا نہیں چاہیئے بلکہ تبلیغ میں لگے رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ لوگ اس حد تک مجبور نہ کریں کہ دین پر عمل وہاں ناممکن ہو جائے۔

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۶۶۶)

۲۔ "بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ لوگ ہماری بات نہیں سنتے تبلیغ کس کو کریں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کے اعلان کا ارشاد ہوا تھا کہ اگر تم میری بات نہیں سنو گے تو بھی میں تمہارا پیچھا نہ چھوڑونگا اور کہتا چلا جاؤں گا (ایضاً صفحہ ۱۳۲)

۳۔ علمی باتوں کو بیان کرو۔ یعنی پہلے نبیوں کے صحیفوں پر ہر ایک کی بنیاد رکھ کر بات کرو

۴۔ پختہ باتیں بیان کرو۔ کوئی بات بھی کچی نہ ہو۔ بعض دفعہ انسان تائیدی دلائل کو مستقل دلائل کی صورت میں پیش کر دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دشمن انہی کو پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے (اس لئے) پہلے ہر دلیل کو اچھی طرح سے جانچ لو جو پختہ اور مضبوط ہو۔ اس کو پیش کرو۔

۵۔ کسی پر ایسا اعتراض نہ کرو۔ جو تم پر بھی پڑتا ہو کیونکہ اول تو یہ انصاف سے بعید ہے۔ دوسرے دشمن موقعہ پاکر بحث میں اسبات کو پیش کر دیتا ہے اور پھر شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

۶۔ نرمی کے ساتھ اور عقل سے کام لیتے ہوئے بات کہا کرو۔ کیونکہ جو شخص ایسا نہیں کرتا بلکہ جلد تیز ہو کر غصے اور جوش میں آجاتا ہے۔ وہ دوسرے کو ہرگز سمجھا نہیں سکتا۔

۷۔ جو دلائل خود قرآن کریم نے دیئے ہیں۔ انہی کو پیش کرو اپنے پاس سے ڈھکوسلے نہ پیش کیا کرو۔

۸۔ تم ایسے طریق سے کلام کیا کرو۔ جس کو دوسرا سمجھ سکے اور اس سے اسکی غلط فہمی دور ہو سکے یعنی وہ بات ہونی چاہیئے جو جہالت کا قلع قمع کرے اور مخاطب کے فہم کے مطابق ہو۔ چنانچہ حدیث میں بھی آتا ہے۔ امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نکلم الناس علی قدر عقولہم (دیلمی) کہ ہم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگوں سے ان کے فہم اور ادراک کے مطابق کلام کیا کرو بعض لوگ لیکچر دیتے ہیں تو موٹے موٹے لفظ اور اصطلاحیں استعمال کرکے رعب ڈالنا چاہتے ہیں ان تقریروں سے جاہلوں پر رعب تو ضرور پڑ جاتا ہوگا۔ مگر فائدہ ان کی تقریر سے کوئی نہیں اٹھاتا

۹۔ ایسی بات کیا کرو جو سچی اور واقعات کے مطابق ہو۔ بعض لوگ یہ سمجھ کر کہ ہم سچے دین کی طرف سے بول رہے ہیں۔ بعض غلط باتوں کا بیان بھی کر دیتے ہیں یہ طریق غلط ہے دشمن کے مقابلہ میں جو بات کہو سچی کہو۔ دوسروں کو ہدایت دیتے وقت خود ہی گمراہ نہ ہو جاؤ

۱۰۔ تبلیغ میں برمحل بات کرنی چاہیئے اگر بعض دلائل سے دشمن کے برانگیختہ ہونے کا اندیشہ ہو اور خطرہ ہو کہ وہ اس طرح سے تمہاری بات نہ سنے گا تو یہ مناسب نہیں کہ بلا وجہ اسکو چڑاؤ۔ تم اس کے سامنے دوسرے دلائل بیان کرو۔ جن کو وہ ٹھنڈے دل سے سن سکے گویا بات کرتے وقت پہلے مزاج شناسی کر لو۔ اگر تم ان کو خواہ مخواہ بھڑکاؤ گے تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

۱۱۔ خشک دلیلوں سے ہی کام نہ چلایا کرو۔ بلکہ جذبات کو ابھارنے والی بات بھی کیا کرو۔ ۔ ۔ مگر جھوٹی غیرتیں نہ دلاؤ جیسا کہ آج کل کے جاہل علماء لوگوں کو بلاوجہ راستبازوں کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔

۱۲۔ تم اچھی طرح سے تبلیغ کرتے رہو لیکن اگر لوگ نہ مانیں تو اس سے یہ نتیجہ نکال کر مایوس نہ ہو جاؤ کہ ہمیں تبلیغ کرنی ہی نہیں آتی کیونکہ بہت ممکن ہے کہ تمہاری تبلیغ میں کوئی نقص نہ ہو مگر مخاطب کے دل پر اسکے گناہوں کا ایسا زنگ ہو کہ خدا تعالےٰ اسکے لئے ہدایت کی کھڑکی نہ کھولے۔ غرض تبلیغ میں منہمک رہنا چاہیئے نتیجہ نکالنا اور اثر پیدا کرنا خدا تعالےٰ کا کام ہے

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۶۶۸-۶۷۰)

تعلیم الاسلام کالج لاہور!!

تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کے سلسلے میں احباب جماعت کی یاددہانی کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک ارشاد شائع کیا جاتا ہے "چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اساتذہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی جائے" (داخلہ ۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء سے شروع ہو کر ۳۰ ستمبر کو ختم ہوگا)

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

چندہ تحریک جدید میں قادیان دار الامان کے درویشوں کا حصہ

محمود احمد صاحب عارف واقف زندگی درویش قادیان دار الامان لکھتے ہیں آپ کی چٹھی ملنے کے دوسرے دن نماز عصر کے بعد جب کہ کافی تعداد میں درویش نماز کے لئے جمع تھے۔ میں نے آپ کی چٹھی خود پڑھ کر سنائی۔ اور دوستوں کو بڑھ چڑھ کر جلد از جلد ادا کرنے کی بابت عرض کیا۔ پھر رات کو مسجد ناصر آباد میں سنائی۔ تیسرے دن مسجد اقصیٰ میں پڑھ کر سنائی۔ اور سنانے سے پہلے میں نے تحریک جدید کی اشد ضرورت اور بڑھی ہوئی اہمیت کے پیش نظر ان کے سابقہ حسابات بھی جلد سے جلد ادا کرنے کے لئے عرض کیا۔

اس کے بعد میں نے ان احباب سے چندہ وصول کرنا شروع کر دیا جن کا میرے کام سے تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے کافی کامیابی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ میں جو آپ نے اپنی چٹھی میں لکھے ہیں۔ خاص برکت رکھی ہے۔ ورنہ میں خود گنہگار شخص ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری پردہ پوشی فرمائے۔ میرے گناہ معاف فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اس چندہ کی وصولی کے وقت بعض دوستوں نے غیر معمولی قابل رشک قربانی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جسے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ ان درویشان کے دل میں دین کی خدمت کا کس قدر جذبہ موجزن ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ بعض دوستوں نے جن کا گذارہ معمولی وظیفہ پر ہے۔ اپنا باقی ماندہ وصول شدہ وظیفہ جن پر ان کے سارے ماہ کے خرچ کا دارومدار ہے۔ چندہ میں سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر پیش کر دیا تا وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کے لینے والے ہوں۔ اس طرح ان کو خدائے وحدہٗ لاشریک کی رضا حاصل ہو۔ میرے اخراجات۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود پورے کر دے گا۔ اپنی طاقت۔ اور استطاعت کے لحاظ سے یہ بہت بڑی قربانی اور قابل رشک جذبہ ہے۔ آپ خود بھی دعا کریں۔ اور اپنے ریمارک کے ساتھ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی درخواست کریں۔ تا اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔ اس قربانی کے بدلہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے علاوہ زیادہ سے زیادہ دینی اور دنیاوی انعامات سے مالا مال ہوں۔ آمین۔ اس عاجز نے تو اپنا چندہ قرض لے کر ادا کیا ہے۔

اگر ۲۹ رمضان المبارک کو پیش ہونے والی فہرست شائع ہو۔ تو وہ اطلاع کے لئے ارسال کریں۔ سو فیصدی پورا کرنے والے دفتر اول کے پندرھویں سال اور دفتر دوم کے سال پنجم کے مجاہدوں کی فہرست یہ ہے

حلقہ ناصر آباد

محمود احمد صاحب عارف واقف زندگی قادیان ۳۲/۸/-
محمد اشرف صاحب آف جاکا نوالی ۲۶/۸
فتح محمد صاحب آف شیخوپورہ ۸/۸
عطاء اللہ صاحب آف خانان میانوالی ۲۶/-
عبد الکریم صاحب آف عید ضلع امرتسر ۱۶/

دفتر دوم سال پنجم

محمد بوٹا صاحب آف لکھووالی ۲۶/-
زکریا خان صاحب آف مجوکہ ۲۶/-
احمد خان صاحب لونگ ۲۵/۴
محمد فضل صاحب آف چک سکندر ۲۵/۸
محمد خان صاحب خادم ولد کالے خان آف چک سکندر ۲۵/
بشیر احمد صاحب آف عالم گڑھ ۵۰/-
غلام محمد صاحب آف ۲۵/۴
خدا بخش صاحب آف شادیوال ۲۵/۸
عبد الحمید صاحب شیخوپورہ ۲۵/۴
محمد رمضان صاحب آف سدو کے ۲۵/۴
مرزا بشیر احمد صاحب آف لنتو والی ۲۶/-
عبد العظیم صاحب آف اگووال ۲۵/۴
محمد موسیٰ صاحب آف میر والہ ۲۵/۸
بشیر احمد صاحب آف حافظ آباد ۲۶/-

غلام احمد صاحب آف سٹھیالی ۵۰/۸/-
بشیر احمد صاحب آف خانان والی میانوالی ۲۶/-
محمد نواز صاحب آف فیروز والہ ۲۶/-
محمد یوسف صاحب آف نصیرہ ۲۷/-
غلام قادر صاحب آف شادیوال ۲۵/۴/-
محمد خان ولد راجہ خان آف فتح پور ۲۵/۸/-
غلام محمد صاحب سال اول۔ دوم۔ سوم ۱۵/۵
عبد السلام صاحب آف درگا نوالی قادیان ۲۵/۸
زین الدین صاحب آف شاہدرہ ۳۰/۸
ظہور احمد صاحب آف شیخوپورہ ۲۵/۸
محمد شریف صاحب آف ۲۶/-
شریف احمد صاحب چینگے ۲۶/-
فضل الٰہی صاحب آف کھاریاں ۲۵/۸
ولی محمد صاحب آف شادیوال ۲۵/۴
ملک ضیاء الحق صاحب آف دوالمیال ۲۵/۴
امیر علی صاحب آف رتوچھ ۲۵/۴
والدہ بشیر احمد صاحب آف خانان میانوالی ۹/-
محمد شفیع صاحب آف شادی وال ۲۵/۸
مولوی عبد القادر صاحب دہلوی ۱۲۰/-
بہادر خان صاحب آف ادرحمہ قادیان ۲۲/۸
محمد اسحٰق صاحب ڈسکوی ۲۶/۴

مولوی اللہ یار صاحب آف چاہ چوکھی والہ ۵۲/-
برکت علی صاحب آف نصیرہ ۷۲/-
راجہ صوبہ خان صاحب دلیل پور ضلع جہلم ۱۴۸/-
مولوی محمد عبد اللہ صاحب آف ملتان ۱۱۰/-
سکندر خان صاحب آف کھاریاں ۲۶/-
فضل احمد صاحب آف چوکنانوری ۲۵/۸
عطاء اللہ صاحب آف گجرات ۲۴/۸
شاہ محمد صاحب آف ویرلہ ۲۵/۸
ظہور احمد صاحب آف بھاگا بھٹیاں یہ صاحب انیس سال دے چکے۔

حلقہ مسجد اقصیٰ

محمد اسمٰعیل صاحب درویش آف چک سکندر ۱۱/-
عبد الحی صاحب آف ڈنگہ ۱۸/۸
محمد عبد اللہ صاحب دفعدار آف فتح پور ۱۳/۸
محمد علی صاحب ولد اکبر علی صاحب بھلیسر ۵/۸/
عبد الغنی صاحب آف کھاریاں ۱۱/-
منور علی صاحب آف کوٹلہ ۲۲/-
نبی احمد صاحب چیمہ آف ریاست خیرپور ۱۰/-
عبد الرحیم صاحب آف کرنڈی ۵/۴
بشیر احمد صاحب آف چانگریاں ۵/۳
مستری منظور احمد صاحب آف چانگریاں ۱۰/-
منجانب والد صاحب ۶/۱۲
مستری روشن دین صاحب آف ۵/۴
عطاء اللہ صاحب آف ناصر آباد اسٹیٹ ۷/-
سردار علی صاحب آف شیر کا چک ۲۷۸ ۵/-
نبی احمد ولد حاکم دین صاحب آف محمود آباد ۵/-
محمد شفیع صاحب آف چک ۹۳ / ۶۰ R ۵/-
غلام رسول صاحب چیمہ آف چک ۱۴۱ ۱۰/۴
منظور احمد صاحب آف چک ۸۴ الف ۵/-
اللہ دین صاحب آف شاہدرہ ۱۸/-
چوہدری محمد عبد اللہ صاحب آف دھنی دیو چک ۳۳۲ ۲۷/۸
منجانب والدہ صاحبہ ۱۲/۵/۰
شکر دین صاحب آف گھٹیالیاں ۱۷/-
حاجی محمد دین صاحب آف تہال ۵۰/-
جان محمد صاحب آف گھٹیالیاں ۵/۱۲
فضل احمد صاحب ۵/۴
میر محمد اکبر صاحب آف گوجرانوالہ ۲۱/-
حاجی فضل محمد صاحب کیور تھلوی درویش قادیان ۶/۸
حافظ صدر دین صاحب آف رسے پور قادر آباد ۱۲/

مرزا محمد الدین صاحب آف چوکنانوالی ۵/-
مستری محمد اسمٰعیل صاحب آف اگرہ ۵/-
عطا محمد صاحب لائل پوری اسٹیک ۲۹۵ ۱۴/۴
اللہ دتہ صاحب آف دوالمیال ۶/۴
اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب ۵/۸
مولوی غلام احمد صاحب ارشد ۳۱/۴
والدین و اہلیہ مولوی محمد الدین صاحب تہال ۱۶/-
بابا عطا محمد صاحب آف لدھیانہ ۵/۴

حلقہ مسجد مبارک

مولوی محمد حفیظ صاحب مولوی فاضل قادیان ۹/۸
حکیم سراج دین صاحب مبلغین کلاس ۷/۸/-
عبد الغنی صاحب ۲۷/۴
سید مظفر احمد صاحب لائبریری ۱۸/-
مستری محمد عباد اللہ صاحب مسجد مبارک ۲۱/-
محمد حسین صاحب ۱۲/۴
منشی محمد الدین صاحب پنشنر واصلیاتی نویس ۳۷/۱۲
منجانب اہلیہ ۱۹/۱۴
والدہ ۱۱/۱۰
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب واقف زندگی ۱۵۲/-
قریشی محمد شفیع صاحب عابد ۲۲/۱۰
محمد یوسف صاحب ۱۴/۹
غلام نبی صاحب ۱۸/-
بشیر احمد صاحب بانگری ۱۸/۱۲
محمد عبد اللہ صاحب ۱۵/۸
غلام محمد صاحب ۳۴/۱
فیض احمد صاحب ۱۷/۱
محمد شریف صاحب ۱۴/۱۲
فیروز الدین صاحب ۲۳/۱
عبد السلام صاحب بنگالی ۱۶/۱
مظہر علی صاحب ۱۶/-
صوفی علی محمد صاحب مسجد مبارک ۵/۴
قاضی عبد الحمید صاحب مسجد مبارک قادیان ۵/-
والدہ مستری محمد حسین صاحب ۵/۴
عبد الواحد صاحب رنگریز ۱۱/-
محمد ابراہیم صاحب نومسلم ۵/-
حسن دین صاحب ۵/۸
بشیر صاحب کالا افغاناں ۵/۱
ڈی عبد الواحد صاحب پان فروش ۱۰/۲

ولادت

مورخہ ۱۰-۸-۴۹ کو حکیم عبد الرزاق صاحب قائم مقام سیکرٹری مال شیخوپورہ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک خادم دین بنائے اور عمر دراز دے۔ (قریشی محمد حنیف قمر سیکرٹری تعلیم و تربیت شیخوپورہ)

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو ایک لڑکا عطا فرمایا ہے۔ مولود بابو سراج الدین صاحب کا پوتا ہے۔ ۲-۸-۴۹ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ بچہ متقی۔ خادم دین۔ لمبی عمر پانے والا اور سلسلہ کے لئے بہت مفید ثابت ہو۔ (خاکسار منور احمد ابن بابو سراج دین صاحب۔ لاہور)

(بقیہ صفحہ ۴)

یعنی وہ مسلمان کم از کم شراب اور خنزیر کی قیمت ادا کرے گا۔

پھر مودودی صاحب ذمیوں کا ایک اور حق یوں تحریر فرماتے ہیں۔

"ذمیوں کے معاملات اُن کی شریعت کے مطابق طے کئے جائیں گے۔ اسلامی قانون ان پر نافذ نہیں ہو گا۔

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۲۳۳)

بتائیے آپ کا جبر کہاں گیا؟

اسی طرح اسلام میں سود کے لین دین کو فساد کی جڑ قرار دیا گیا ہے۔ اور فاذنوا بحرب من اللہ جیسے پُرہیبت الفاظ کے ذریعہ ڈرا کر اس سے باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور قیام امن میں اس اسلامی قانون کا بڑا دخل بھی ہے مگر معاہدہ قوموں کو "سودی لین دین" کا یہ قانون جبراً نہیں منوایا گیا صرف یہ کہا گیا ہے

"کہ جو سودی لین دین کرے گا۔ اور پھر وہ مدیون پر سود کا دعویٰ کرے گا۔ تو ہم اس کو (سود) دلوانے کے ذمہ دار نہیں۔"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۲۳۳ حاشیہ)

حالانکہ موصوف خود تحریر فرماتے ہیں:۔

رشوت اور سود خوری جیسے ناجائز طریقوں سے لوگوں کے مال کھانا اور نفسانی اغراض کے لئے باہم بغض و عداوت رکھنا اور ان کی خاطر جنگ کی آگ بھڑکانا یہ سب اعمال فساد ہیں؟ (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۸۲)

اور ان اعمال فاسدہ کو بزور شمشیر مٹانا اسلام اور اہل اسلام کا فرض ہے۔

ہاں ہمیں اس سے انکار نہیں کہ:۔

"اگر کوئی شخص معروف کی دعوت کو قبول کر لے (یعنی مسلمان ہو جائے۔ صادق) تو اس کے لئے فضائل اخلاق کا ایک بڑا حصہ اختیاری نہیں رہتا۔ بلکہ اجباری ہو جاتا ہے"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۷)

بالآخر میں پھر یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ مودودی صاحب کا یہ نظریہ کہ اسلام فساد کو دور کرنے۔ تمام قسم کے فتنے مٹانے۔ عدل و انصاف کو قائم کرنے کی خاطر "تلوار کی نوک" سے کام لینا ضروری قرار دیتا ہے خواہ کوئی قوم راضی ہو یا نہ ہو۔ اور کوئی حکومت پسند کرے یا نہ کرے اسے اس تیز نوک کے سامنے سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔ جیسا کہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے ویسا ہی امت اسلام کے عمل کے بھی خلاف ہے۔

"سات آٹھ سو سال تک مسلمانوں کو حکومت کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑا عرصہ ہے اس قدر لمبے عہد حکومت کے باوجود کسی مسلمان حکومت نے ہمسایہ ممالک کو تباہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ ان کے مقابلہ میں مسلمانوں کے پاس بہت کچھ طاقت تھی۔ اور وہ اگر چاہتے تو آسانی سے اُن کی اقتصادی حالتوں کو تباہ کر سکتے تھے۔ مگر باوجود طاقت ور ہونے کے۔ باوجود بادشاہ ہونے کے باوجود آٹھ سو سال تک برسر اقتدار رہنے کے۔ باوجود ہمسایہ ملک کی کمزوری کے کبھی ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ ان کو کچلنے کے لئے مسلمانوں نے کوئی اقدام کیا ہو۔ ایبے سینیا اس کی واضح مثال ہے۔ تیرہ سو سال وہ مسلمانوں کی ہمسائیگی میں رہا۔ مگر اس کی آزادی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اس کے مقابلہ میں عیسائیوں کو صرف ایک صدی افریقہ میں غلبہ ہوا۔ تو انہوں نے ایبے سینیا کو کچل دیا۔ حالانکہ ایبے سینیا والے اُن کے ہم مذہب تھے۔ اور اس لحاظ سے وہ اس بات کا زیادہ حق رکھتے تھے۔ کہ ان کے ملک پر ڈاکہ نہ ڈالا جائے۔ مگر عیسائیوں نے کسی بات کی پرواہ نہ کی۔ نہ انصاف کو مد نظر رکھا نہ دیانت اور رواداری کی پرواہ کی۔ اور اپنے غلبہ کے گھمنڈ میں کمزور ممالک پر حملہ کر کے ان کو اپنے ماتحت بنا لیا"

میرا خیال ہے کہ جب مودودی صاحب نے یہ دیکھا۔ کہ مسلمان اسلام سے دور جا پڑے ہیں۔ عمل میں کیا علم سے بھی بے بہرہ ہیں۔ اس لئے ان سے یہ اُمید رکھنا۔ کہ وہ بذریعہ تبلیغ دنیا کو اسلام کی طرف کھینچ سکیں گے۔ بے محل اور خیال خام ہے۔ اور ادھر مولانا صاحب نے یہ دیکھا کہ مسلمانوں میں دنیوی ترقی کا خیال پیدا ہو چکا ہے۔ اور وہ خیال اس حد تک پھیل چکا ہے۔ کہ اُس سے اپنے لئے کوئی مفید موقع تلاش کیا جاسکتا ہے تو جھٹ یہ نظریہ پیش فرما دیا کہ:۔

"اسلام نے بدی کے استیصال اور بدکاری کے دفعیہ و انسداد کے لئے یہ کارگر تدبیر تبلائی ہے۔ کہ تلوار کے زور سے ایسی تمام حکومتوں کو مٹا دیا جائے"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۸۳)

گویا آپ نے موقع شناسی سے کام لیا اور کیوں نہ لیتے جب کہ آپ کے نزدیک حالات زمانہ سے جنگ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس کے پہلو بہ پہلو چلتے جانا چاہیئے۔ جیسے کہ غنیمت کے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"وقت کی روح سے جنگ کرنا اس (اسلام) کے طریق اصلاح کے خلاف تھا"

(الجہاد فی الاسلام صفحہ ۲۲۸)

سبحان اللہ! کیا عجیب اور پُر حکمت کلام ہے؟ مگر ایسے ہی کلام ہیں۔ جو روح اسلام کو کچل کر رکھ دیتے ہیں (نعوذ باللہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے:۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۱۷۸۵:۔ میں امۃ الحفیظ بنت چوہدری غلام حسین صاحب عمر ۱۸ سال ساکن قادر آباد ڈاکخانہ چوبارہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{48}$ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جو کہ فی الحال ماں باپ کی طرف سے عنایت ہے۔ کانٹے وزنی ایک تولہ قیمت ایک صد روپیہ جس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ:۔ امۃ الحفیظ بیگم موصیہ بنت چوہدری غلام حسین موصی۔ گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ الحقیقی چوہدری غلام حسین گواہ شد:۔ برادر حقیقی نذیر احمد

وصیت نمبر ۱۱۷۸۶:۔ میں عزیزہ بیگم زوجہ رشید احمد صاحب عمر ۲۰ سال ساکن قادر آباد ڈاکخانہ چوبارہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{48}$ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد روپیہ /۵۰۰ تین سو امانت میرے بھائی کے پاس ہے۔ حق مہر /۴۰۰ روپیہ کانٹے سونے کے وزنی ۱۰ ماشہ۔ انگوٹھی سونے کی وزنی چار ماشہ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ:۔ عزیزہ بیگم موصیہ زوجہ رشید احمد گواہ شد:۔ رشید احمد خاوند موصیہ ولد چوہدری غلام حسین موصی۔ گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۷۸۷:۔ میں حسین بخش نمبردار ولد سکندر خان صاحب عمر ۶۲ سال ساکن گنگ ڈاکخانہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{49}$ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد موضع سادھو چور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں ہے۔ دس گھماؤں زمین اور ایک گھماؤں باغ ہے۔ ایک مکان خام ایک بیٹھک اور ایک حویلی۔ مویشی خانہ اس وقت میرے قبضہ میں موضع گنگ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ آٹھ گھماؤں زمین میں میرا قبضہ ہے۔ ایک مکان پختہ اور ایک باورچی خانہ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ نمبرداری پنجوترہ پر بھی ہے۔ العبد حسین بخش نمبردار موصی گواہ شد:۔ غلام رسول پاکستانی موضع گنگ گواہ شد صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا گکھانوالی

وصیت نمبر ۱۱۸۶۰:۔ میں غلام احمد ولد چوہدری عبد الحمید صاحب عمر ۱۹ سال سکنہ بھینی ضلع گورداسپور حال ربوہ کارکن دفتر وصیت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{49}$ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ منقولہ اور غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ میں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اور تحریک جدید کے ماتحت دفتر بہشتی مقبرہ میں بحیثیت کارکن کام کرتا ہوں۔ میں اپنے ماہوار وظیفہ جو تحریک جدید کی طرف سے ملتا ہے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز میرے ترکہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد:۔ غلام احمد واقف زندگی کارکن دفتر وصیت گواہ شد:۔ عبد الحمید آصف کارکن دفتر بہشتی مقبرہ گواہ شد:۔ محمد الدین کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ

انڈونیشیا مسلمانوں کی سب سے بڑی حکومت بن جائیگا!

انڈونیشیا میں آٹھ کروڑ مسلمان آباد ہیں!

لندن ۲۳ راگست - اگر انڈونیشیا گول میز کانفرنس میں کامیاب ہو گیا اور مکمل فیڈریشن قائم ہو گئی تو نئے انڈونیشیا کی آبادی تقریباً ۸ کروڑ ہو جائے گی - کانفرنس ہیگ میں کل شروع ہو رہی ہے اور انڈونیشیا کی کامیابی کی کافی امید ہے - انڈونیشیا کے لندن میں مقیم نمائندے ڈاکٹر سوبندریو کو یقین ہے کہ مکمل فیڈریشن کے بعد انڈونیشیا دنیا میں مسلمانوں کی سب سے بڑی مملکت بن جائیگا اس علاقے کی ۹۵ فی صدی آبادی جو نئے انڈونیشیا میں شامل ہو گا مسلم ہے لیکن اس آبادی کی ابھی تک مردم شماری نہیں ہوئی - بعض اندازے کے مطابق یہ آبادی ۷ کروڑ ہے - لیکن ڈاکٹر سوبندریو کا کہنا ہے کہ آبادی ۸ کروڑ ہے - پاکستان کی آبادی کی تعداد میں برتری پر نکتہ چینی کئے جانے کے امکانات نہیں ہیں - کیونکہ مہاجرین کی آمد کے بعد پاکستان کی مسلم آبادی ۸ کروڑ سے زائد ہو گئی ہے اگر انڈونیشیا سب سے بڑی مسلم حکومت ہونے کا دعویٰ بھی کرے - تب بھی پاکستان بُرا نہیں منائے گا - لندن کے اعلیٰ پاکستانیوں نے اسٹار کو بتایا "ہم انڈونیشیا کی نئی مملکت کا خیر مقدم کریں گے خواہ اس کا دعوےٰ کچھ بھی ہو" (اسٹار)

شامی تاجر کراچی کانفرنس میں شرکت کرینگے

دمشق ۲۳ راگست - کراچی میں آئندہ ماہ منعقد ہونے والی مسلم اقتصادی کانفرنس میں شام کے تاجروں کا ایک گروہ شرکت کرے گا - خیال کیا جاتا ہے کہ شام کے چیمبر آف کامرس کے ممبر بھی اس میں شرکت کریں گے - (اسٹار)

حکومت سندھ حیدرآباد میں ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ قائم کرے گی

کراچی ۲۳ راگست - آج یہاں معلوم ہوا ہے حکومت سندھ کا محکمہ صنعت حیدرآباد میں ایک ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے اور وکٹوریہ ٹکنیکل انسٹی ٹیوٹ سکھر کی دوبارہ تنظیم پر غور کر رہا ہے -

پارچہ بافی کے کارخانوں کے لئے تربیت یافتہ مزدور مہیا کرنے کے لئے محکمہ صنعت تربیت دینے اور کسی قدر پیداوار کرنے کے لئے حیدرآباد میں ایک پارچہ بافی کی انسٹی ٹیوٹ کے قائم کرنے کی اسکیم پر بھی غور کر رہا ہے یہ انسٹی ٹیوٹ آئندہ تین ماہ میں قائم کی جائے گی محکمہ خواتین کے لئے دو صنعتی مدارس چلا رہا ہے - ان میں سے ایک حیدرآباد میں واقع ہے اور دوسرا ٹنڈو محمد خاں میں ہے - یہاں ایک سو لڑکیاں مختلف صنعتوں میں تربیت حاصل کر رہی ہیں - آجکل اسی قسم کا ایک مدرسہ سکھر میں قائم کرنے کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے — محکمہ صنعت کی زیر نگرانی جو کھڈیاں کام کر رہی تھیں - ان میں سابقہ تین ماہ میں منڈیوں کی مشکلات کے باعث کچھ نقصان ہوا - لیکن حکومت پاکستان کی نئی ٹیکسٹائل کی پالیسی سے ان کے توسیع کے کام میں امداد ملے گی (اسٹار)

شام کے متعلق مصری کابینہ کے مذاکرات

اسکندریہ ۲۳ راگست - کل کابینہ کی ایک میٹنگ میں مصر کے وزیر اعظم حسین سری پاشا نے کابینہ کو وزیر خارجہ کی حیثیت میں بتایا کہ عرب ممالک میں حالات حاضرہ کس طور پر ترقی کر رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ شام کے مسئلے پر ابھی تک کابینہ نے کسی قسم کی پالیسی اختیار نہیں کی - حالات کی وضاحت تک انتظار کیا جائے گا - اس دوران میں مصر شام کی نئی حکومت کو تسلیم نہیں کرے گا - کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ عرب لیگ کی میٹنگ سے قبل ایک خاص اجلاس منعقد کیا جائے - جس میں تمام عرب مسائل پر اچھی طرح غور کیا جائے - عرب لیگ کی میٹنگ ۳۰ اگست کو ہو رہی ہے - (اسٹار)

فرانس میں چار ہزار بیرونی ممالک کے خفیہ ایجنٹ موجود ہیں

لندن ۲۳ راگست - جنرل "نیوز ریویو" کا نامہ نگار مقیم پیرس رقمطراز ہے کہ فرانس میں تقریباً چار ہزار خفیہ ایجنٹ موجود ہیں - کیونکہ فرانس یورپ میں سب سے بڑی جمہوری حکومت ہے جہاں ملک میں داخلے اور ملک سے باہر جانے میں بہت کم پابندیاں ہیں - نامہ نگار کا کہنا ہے آجکل فرانس نے سوئیزر لینڈ اور پرتگال کی جگہ لے لی ہے - پرتگال اور سوئیزر لینڈ اس سے قبل جاسوسوں کے اڈے تھے - ان چار ہزار جاسوسوں میں سے بڑا حصہ خواتین کا ہے دونوں جنگوں کے دوران میں خواتین بہت زیادہ مفید ثابت ہوئیں - نامہ نگار نے مزید کہا - اس جاسوس فرانس میں اس وجہ سے موجود ہیں کہ یہاں بہت سی بین الاقوامی جماعتوں کے ہیڈ کوارٹرز ہیں - یہ ہیڈ کوارٹرز بیرونی ممالک کے ایجنٹوں کے لئے عمدہ جواز ہیں" فرانس کا جاسوسوں کی سرگرمیوں کا پتہ لگانے والا محکمہ درحقیقت ۱۵۰۰ سے زائد جاسوسوں سے واقف ہو چکا ہے - ان میں سے ۷۰ کے قریب عورتیں ہیں - اس فرانسیسی محکمے کا دفتر فرانس کے دفتر کے بنگلے سے بہت قریب ایک عمارہ عمارت میں واقع ہے - اگرچہ یہ محکمہ آزادی کے بعد قائم کیا گیا ہے - لیکن یہ جنگ سے قبل کے ۴

وزیر اعظم عراق اچانک واپس بغداد آگئے! لندن میں قیاس آرائیاں

لندن ۲۳ راگست - عراق کے وزیر اعظم جنرل نوری پاشا السعید کے اچانک بغداد واپس چلے جانے سے یہاں تعجب پایا جاتا ہے اور بہت سی قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں - لندن میں آنے کا مقصد بظاہر طبی امداد اور مشورہ حاصل کرنا تھا - لیکن انہوں نے دفتر خارجہ کے افسروں سے کئی بار ملاقاتیں کیں اور حال ہی میں وہ وزیر خارجہ مسٹر بیون سے ملے - خیال کیا جاتا تھا کہ وہ کئی ہفتے لندن میں رہینگے - لیکن وہ پندرہ روز سے کچھ ہی زائد عرصے کے لئے لندن میں رہے - مشرق وسطیٰ کے مذاکرات کا مرکز آجکل شرق اردن کے شاہ عبداللہ کی آمد ہے - آج رات انہوں نے وزیر خارجہ مسٹر بیون سے پہلی ملاقات کی -

شاہ ابن سعود کے چھٹے لڑکے شہزادہ منصور جن کی عمر ۲۸ سال کی ہے آئندہ ماہ کے اوائل میں حکومت کے مہمان کی حیثیت سے یہاں آنے والے ہیں - وہ علاج کے لئے (فرانس) بھی جائینگے شہزادہ موصوف دفاعی مسائل میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں - آج کل امیر عبداللہ عراق کے ولی السلطنت بھی لندن میں موجود ہیں - (اسٹار)

فارموسا پر حملہ کرنیکے لئے کمیونسٹوں کی اسکیم

ہانگ کانگ ۲۳ راگست کمیونسٹ فارموسا پر حملہ کرنے کے لئے اسکیم تیار کر رہے ہیں فارموسا مارشل چیانگ کی حکومت کا مضبوط اڈا ہے اطلاع ملی ہے کہ کمیونسٹ اپنے کمزور بحری ذرائع کو مضبوط بنانے کے لئے ان پنشن یافتہ بحری افسران کو بھرتی کر رہے ہیں - جن کو قوم پرستوں سے ہمدردی باقی نہیں رہی - ان بحری افسران میں دو ایڈمرل زیادہ نمایاں ہیں - ان دونوں کو برطانوی بحری فوج نے تربیت دی تھی - دونوں قوم پرستوں کی پالیسی سے غیر مطمئن ہیں اور کمیونسٹ ان اختلافات سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں حال ہی میں جب قوم پرستوں نے فوچاؤ کو خالی کیا تھا تو یہ دونوں ایڈمرل وہیں رہ گئے تھے - ایک ایڈمرل چن شاؤکان نے مارشل چیانگ کائی شک کے دعوت نامے کو مسترد کر دیا تھا - ان کو مارشل چیانگ نے فارموسا میں ایک عہدے کی پیش کش کی تھی - ایڈمرل چن شاؤ نے غالباً یہ محسوس کر لیا تھا کہ کمیونسٹ ان کی خدمات سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے - دوسرے ایڈمرل ساچن چنگ ہیں ان کے قوم پرستوں سے اختلافات بہت قدیم ہیں - فارموسا پر حملہ کرنے کے لئے کمیونسٹوں کی بحری فوج بہت کم ہے چاہے وہ فارموسا کے اندر بحری فوج کی امداد کے لئے گڑبڑ کرانے میں کامیاب کیوں نہ ہو جائیں - کمیونسٹوں کی بحری فوج میں ۱۲ چھوٹی توپ بردار کشتیاں شامل ہیں - یہ کشتیاں ان کے ہاتھ نانکنگ کی فتح کے بعد لگی تھیں - (اسٹار)

جنوبی افریقہ بی-بی-سی کی خبروں کے ریلے پر پابندی لگا دے گا

لندن ۲۳ راگست - جنوبی افریقہ کے باشندے بی-بی-سی کی خبروں کے ریلے سے زیادہ ناراض ہوتے جا رہے ہیں - کیپ ٹاؤن سے جو خبریں یہاں موصول ہو رہی ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے - کہ ان کی اس ناراضگی کے باعث شاید جنوبی افریقہ خبروں کے ریلے پر پابندی عائد کر دے -

کہا جاتا ہے کہ جنوبی افریقہ کی نشریاتی کارپوریشن کا بورڈ اس قسم کی سفارش حکومت کے سامنے پیش کرنے والا ہے - بورڈ خاص طور پر اسلئے ناراض ہے کہ بی-بی-سی نے جنرل اسمٹس کی تقاریر کا حوالہ دیا ہے - (اسٹار)

حجاج شام میں سے گذر رہے ہیں!

دمشق ۲۳ راگست - مکہ جاتے ہوئے حاجیوں کے بہت سے گروہ شام میں سے گذر رہے ہیں ان میں اکثر ایرانی اور پاکستانی حجاج ہیں - ان حاجیوں کا پہلا گروہ اپنے سفر کی اگلی منزل کے لئے شام سے ستمبر کے اوائل میں جائے گا - (اسٹار)

سونے کی قیمت میں کمی

دمشق - ۲۳ راگست - حجاز سے کثیر تعداد میں سونے کی درآمد کے باعث دمشق کی منڈی میں سونے کی قیمت کسی قدر گر گئی ہے — (اسٹار)

---

۴ زمانے کے محکمے کی ایک شاخ ہے - جنگ سے قبل جاسوسی کا محکمہ مشہور ہنری ڈریفس کے مقدمے کے بعد قائم کیا گیا تھا - (اسٹار)

ابراہیم رحمت اللہ ۱۱ ستمبر کو لندن واپس آئینگے

لندن ۲۳ راگست - پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ آجکل یورپ میں رخصت گذار رہے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ آپ ۱۱ ستمبر کو واپس تشریف لے آئیں گے مسٹر ابراہیم رحمت اللہ کی غیر حاضری میں کونسلر ایس ایم برق ناظم الامور کے فرائض سرانجام دیں گے (اسٹار)